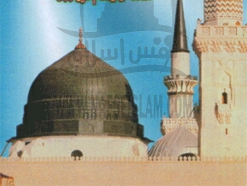
کتاب العقائد

اسلامی عقائد و نظریات پر ایک عام فہم اور آسان رسالہ

صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی



نظم

سب کا پیدا کرنے والا — میرا مولا میرا مولا
سب سے افضل سب سے اعلیٰ — میرا مولا میرا مولا
جگ کا خالق سب کا مالک — وہی باقی، باقی ہالک
سچا مالک سچا آقا — میرا مولا میرا مولا
سب کو وہی دے ہے روزی — نعمت اُس کی، دولت اُس کی
رازق، داتا، پالن ہارا — میرا مولا میرا مولا
ہم سب اُس کے عاجز بندے — وہی پالے وہی مارے
خوبی والا سب سے نیارا — میرا مولا میرا مولا
اوّل آخر غائب حاضر — اس کو روشن اس پر ظاہر
عالم دانا واقف کل کا — میرا مولا میرا مولا
عزت والا حکمت والا — نعمت والا رحمت والا
میرا پیارا میرا آقا — اس کو پوجو وہی ربّ ہے
اللہ اللہ اللہ — میرا مولا میرا مولا

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ ربّ العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمد و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

دنیا کا مالک

دنیا کی ہر چیز اولتی بدلتی رہتی ہے اور کبھی نہ کبھی فنا ہو جائے گی۔ کسی نہ کسی وقت وہ پیدا ہوئی ہے تو ضرور ان سب چیزوں کا کوئی پیدا اور نا پیدا کرنے والا ہے اُس کا نام پاک اللہ ہے وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ وہی تمام جہان کا بنانے والا ہے۔ آسمان، زمین، چاند، تارے، آدمی، جانور اور جتنی چیزیں ہیں سب کو اُسی نے پیدا کیا ہے۔ وہی پالتا ہے سب اُسی کے محتاج ہیں، روزی دینا، جلانا، مارنا اس کے اختیار میں ہے وہ سب کا مالک ہے جو چاہے کرے اس کے حکم میں کوئی دم نہیں مار سکتا۔ وہ ہر کمال و خوبی کا جامع اور ہر عیب و نقصان اور برائی سے پاک ہے، وہ ظاہر اور چھپی چیز کو جانتا ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں ہے، جیسے اس کی ذات ہمیشہ سے ہے اس کی تمام صفات (خوبیاں) بھی ہمیشہ سے ہیں۔ جہان کی ہر چیز اس کی پیدا کی ہوئی ہے۔

ہم سب اس کے بندے ہیں وہ ہم پر ہمارے ماں باپ سے زیادہ مہربان رحم فرمانے والا، گناہ بخشنے والا، توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ اُس کی پکڑ نہایت سخت ہے جس سے بے اس کے چھوڑے کوئی چھوٹ نہیں سکتا۔ عزت، ذلت سب اس کے اختیار میں ہے۔ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کرے۔ جسے چاہے امیر کرے جسے چاہے فقیر کرے جو کچھ کرتا ہے حکمت ہے انصاف ہے مسلمانوں کو جنت عطا فرمائے گا۔ کافروں پر دوزخ میں عذاب کرے گا، اُس کا ہر کام حکمت ہے۔ بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے اُس کی نعمتیں اُس کے احسان بے انتہا ہیں وہی اس کا مستحق ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ حی، قدیر، سمیع، بصیر، متکلم، علیم، مرید ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ نہ بیٹا۔ نہ اُس کی کوئی بی بی نہ رشتہ دار۔ سب سے بے نیاز ہے۔

سوالات

سوال.....کیا دنیا ہمیشہ سے ہے؟

جواب.....جی نہیں۔

سوال.....کیا دنیا ہمیشہ رہے گی؟

جواب.....نہیں۔ کیونکہ یہاں کی ہر چیز کیلئے ایک عمر ہے۔ پہلے وہ پیدا ہوتی ہے اور جب تک اس کی عمر ہے باقی رہتی ہے۔ پھر فنا ہو جائے گی۔

سوال.....دنیا کی چیزوں کا پیدا اور فنا کرنے والا کون ہے؟

جواب.....اللہ تعالیٰ۔

سوال.....وہ کب پیدا ہوا اور کب تک رہے گا؟

جواب.....وہ پیدا نہیں ہوا نہ فنا ہوگا۔ پیدا وہ چیز ہوتی ہے جو پہلے نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ سب کو وہی پیدا کرتا ہے۔ اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔ وہی سب کو فنا کرتا ہے اُس کو کوئی فنا نہیں کر سکتا۔

سوال.....کیا اکیلے اسی نے ساری دنیا بنا ڈالی یا اور کوئی بھی اس کے ساتھ شریک ہے؟

جواب.....کوئی اس کا شریک نہیں۔ سب اس کے بندے ہیں اور اس کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ وہ اکیلا تمام جہان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس کی بڑی قدرت ہے۔ کوئی ذرّہ بغیر اس کے حکم کے ہل نہیں سکتا۔

نبوت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے خلق کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے جن پاک بندوں کو اپنے احکام پہنچانے کے واسطے بھیجا اُن کو نبی کہتے ہیں۔ انبیاء وہ بشر ہیں جن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ یہ وحی کبھی فرشتہ کی معرفت آتی ہے کبھی بے واسطہ۔ انبیاء گناہوں سے پاک ہیں۔ ان کی عادتیں خصلتیں نہایت پاکیزہ ہوتی ہیں۔ ان کا نام نسب، جسم، قول، فعل، حرکات، سکنات سب اعلیٰ درجہ کے اور نفرت انگیز باتوں سے پاک ہوتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ عقل کامل عطا فرماتا ہے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا عقلمند ان کی عقل کے کروڑویں درجہ تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔ انہیں اللہ تعالیٰ غیب پر مطلع فرماتا ہے وہ دن رات اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور بندوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم پہنچاتے اور اس کا رستہ دکھاتے ہیں۔

نبوت بہت بلند اور بڑا مرتبہ ہے۔ کوئی شخص عبادت وغیرہ سے حاصل نہیں کرسکتا چاہے عمر بھر روزہ دار رہے، رات بھر سجدوں میں رویا کرے، تمام مال و دولت خدا کی راہ میں صدقہ کردے۔ اپنے آپ بھی اسی دین پر فدا ہوجائے مگر اس سے نبوت نہیں پاسکتا۔ نبوت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔

نبی کی فرماں برداری اور اطاعت فرض ہے۔ انبیاء تمام مخلوق سے افضل ہیں ان کی تعظیم و توقیر فرض اور ان کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔ آدمی جب تک ان سب کو نہ مانے مومن نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ کے دربار میں انبیاء علیہم السلام کی بہت عزت اور مرتبت ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے ہیں۔

ان انبیائے کرام میں سے جو نبی شریعت لائے ان کو رسول کہتے ہیں۔ تمام انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے ایک آن کیلئے ان پر موت آئی پھر زندہ ہوگئے۔ دنیا میں سب سے پہلے آنے والے نبی آدم علیہ السلام ہیں۔ جن سے پہلے آدمیوں کا سلسلہ نہ تھا۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی قدرتِ کاملہ سے بے ماں باپ کے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ بنایا اور علم اسماء عنایت کیا۔ ملائکہ کو ان کے سجدے کا حکم کیا۔ انہی سے انسانی نسل چلی۔ تمام آدمی انہی کی اولاد ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے آقا حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بہت نبی بھیجے۔ قرآن پاک میں جن انبیاء کرام کا ذکر ہے ان کے اسماء مبارکہ یہ ہیں:۔

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحٰق علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضور سیّد المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

انبیاء کرام کے رتبے

انبیاء کے مراتب میں فرق ہے۔ بعض کے رُتبے بعضوں سے اعلیٰ ہیں۔ سب سے بڑا رتبہ ہمارے آقا و مولیٰ سیّد الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ختم فرمادیا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ جو شخص حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت ملنا جائز سمجھے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ تمام انبیاء کو جو کمالات جدا جدا عنایت ہوئے وہ سب اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی میں جمع فرمادیئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص کمالات بہت زائد ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے محبوب ہیں۔ خدا کی راہ انبیاء کے ذریعہ سے ملتی ہے اور انسان کی نجات کا دارومدار انہی کی فرماں برداری پر ہے۔

سوالات

سوال...... کیا جن اور فرشتے بھی نبی ہوتے ہیں۔

جواب...... نہیں۔ نبی صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں اور ان میں سے بھی فقط مرد۔ کوئی عورت نبی نہیں ہوتی۔

سوال...... کیا غیر نبی کے پاس بھی وحی آتی ہے؟

جواب...... وحی غیر نبی کے پاس نہیں آتی، جو اس کا قائل ہو وہ کافر ہے۔

سوال...... کیا انبیاء کے سوا اور کوئی بھی معصوم ہوتا ہے۔

جواب...... ہاں فرشتے بھی معصوم ہوتے ہیں۔ اور کوئی نہیں۔

سوال...... معصوم کسے کہتے ہیں؟

جواب...... جو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہو اور اس وجہ سے اس کا گناہ کرنا ناممکن ہو۔

سوال...... کیا امام اور ولی بھی معصوم ہوتے ہیں؟

جواب...... انبیاء اور فرشتوں کے سوا معصوم کوئی بھی نہیں ہوتا اور اولیاء کو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے گناہوں سے بچاتا ہے۔ مگر معصوم صرف انبیاء اور فرشتے ہی ہیں۔

سوال...... علم اسماء کس کو کہتے ہیں؟

جواب...... اللہ تعالیٰ نے جو حضرت آدم علیہ السلام کو ہر چیز اور اس کے ناموں کا علم عطا فرمایا تھا اس کو علم اسماء کہتے ہیں۔

سوال...... فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کو کیسا سجدہ کیا تھا؟

جواب...... یہ سجدۂ تعظیمی تھا جو خدا کے حکم سے ملائکہ نے کیا اور سجدۂ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا۔ ہماری شریعت میں جائز نہیں اور سجدۂ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی خدا کے سوا کسی اور کیلئے جائز نہیں ہوا۔

معجزات

وہ عجیب وغریب کام جو عادتاً ناممکن ہوں جیسے مُردوں کو زندہ کرنا۔ اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دینا، انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کرنا۔ ایسی باتیں اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے اس کی تائید میں ظاہر ہوں ان کو معجزہ کہتے ہیں۔ معجزات انبیاء سے بہت ظاہر ہوتے رہتے ہیں اور یہ ان کی نبوت کی دلیل ہیں۔ معجزات دیکھ کر آدمی کا دل نبی کی سچائی کا یقین کر لیتا ہے۔ جس کے ہاتھ سے قدرت کی ایسی نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں جن کے مقابل سب لوگ عاجز وحیران ہیں ضرور وہ خدا کا بھیجا ہوا ہے چاہے ضدی دشمن نہ مانے مگر دل یقین کر ہی لیتا ہے اور عقل والے ایمان لے آتے ہیں۔

کوئی جھوٹا نبوت کا دعویٰ کر کے معجزہ ہرگز نہیں دکھا سکتا قدرت اس کی تائید نہیں فرماتی۔ ہمارے حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزات بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے معراج شریف بہت مشہور معجزہ ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کے تھوڑے حصہ میں مکہ معظمہ سے بیت المقدس تشریف لے گئے وہاں انبیاء کی امامت فرمائی۔ بیت المقدس سے آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کا وہ مرتبہ پایا کہ کبھی کسی انسان یا فرشتے، نبی یا رسول نے نہ پایا تھا۔ خداوند عالم کا جمال پاک اپنی مبارک آنکھوں سے دیکھا۔ کلام الٰہی سنا۔ آسمان وزمین کے تمام ملک ملاحظہ فرمائے۔ جنتوں کی سیر کی۔ دوزخ کا معائنہ فرمایا۔ مکہ معظمہ سے بیت المقدس تک راہ میں جو قافلے ملے تھے صبح کو ان کے حالات بیان فرمائے۔

قرآن شریف کا بیان

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس نے اپنے بندوں کی رہنمائی کیلئے اُتارا۔ اس میں سارے علم ہیں اور وہ بے مثل کتاب ہے ویسی کوئی دوسرا نہیں بنا سکتا چاہے تمام دنیا کے لوگ مل جائیں مگر ایسی کتاب نہیں بنا سکتے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب اپنے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اُتاری جیسے آپ سے پہلے توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر، زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر، انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور دوسری کتابیں اور نبیوں پر اتاری تھیں۔

وہ سب کتابیں برحق ہیں۔ ہمارا ان سب پر ایمان ہے مگر پہلے زمانے کے شریر لوگوں نے اگلی کتابوں کو بدل ڈالا وہ اصلی نہیں ملتیں۔

قرآن شریف کا اللہ تعالیٰ خود نگہبان ہے اس لئے وہ جیسا اترا ویسا ہی ہے اور ہمیشہ ویسا ہی رہے گا۔ سارا زمانہ چاہے تو بھی اس میں ایک حرف کا فرق نہیں لا سکتا۔

سوالات

سوال......دنیا میں کوئی آسمانی کتاب بھی ہے؟

جواب......جی ہے۔

سوال......آسمانی کتاب سے کیا مطلب ہے؟

جواب......اللہ تعالیٰ کی کتاب۔

سوال......کون سی؟

جواب......قرآن شریف۔

سوال......اس میں کیا بیان ہے؟

جواب......اس میں سارے علوم ہیں۔

سوال......وہ کتاب کس لئے آئی؟

جواب......بندوں کی رہنمائی کیلئے تاکہ بندے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جانیں اور ان کی مرضی کے کام کریں۔

سوال......قرآن شریف کس پر اترا؟

جواب......حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

سوال......کیا قرآن شریف کے سوا اللہ تعالیٰ نے کوئی اور کتاب بھی اُتاری؟

جواب......جی ہاں۔

سوال......کون کون سی؟

جواب......سب کتابوں کے نام تو معلوم نہیں۔ مشہور کتابیں یہ ہیں: توریت، انجیل، زبور۔

سوال......کیا صحیح توریت اور صحیح انجیل اور صحیح زبور آج کل کہیں ملتی ہیں؟

جواب......جی نہیں۔

سوال......کیوں؟

جواب......عیسائیوں اور یہودیوں نے ان کتابوں میں اپنی مرضی سے گھٹا بڑھا کر کچھ کا کچھ کردیا۔

سوال......کیا صحیح قرآن شریف ملتا ہے؟

جواب......جی ہاں قرآن شریف ہر جگہ صحیح ہی ملتا ہے۔

سوال......کیا وہ نہیں بدلا؟

جواب......جی وہ نہیں بدل سکتا۔ اس میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہوسکتا۔

سوال......کیوں؟

جواب......اس لئے کہ اس کا نگہبان اللہ تعالیٰ ہے۔

سوال......قرآن شریف کہاں ملتا ہے؟

جواب......ہر شہر اور ہر گاؤں میں، ہر مسلمان کے گھر میں ہوتا ہے اور مسلمان کے بچے بچے کو یاد ہے۔

سوال......تم نے کیسے جانا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے؟

جواب......جیسے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیزوں کی طرف کوئی چیز کسی سے نہیں بن سکتی، ایسے ہی قرآن شریف کی طرح کوئی کتاب کسی سے نہیں بن سکتی۔ اس سے ہم نے جانا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، آدمی کی ہوتی تو کوئی اور بھی ویسی بنا سکتا۔

سوال......کیا ہندوؤں کے پاس کوئی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے؟

جواب......جی نہیں۔

سوال......وید کیا ہے؟

جواب......پرانے زمانے کے شاعروں کی نظمیں۔

ملائکہ کا بیان

فرشتے اللہ تعالیٰ کے ایمان دار، مکرم بندے ہیں، جو اس کی نافرمانی کبھی نہیں کرتے، ہر قسم کے گناہ سے معصوم ہیں، ان کے جسم نورانی ہیں اور وہ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ قدرت دی ہے کہ وہ جو شکل چاہیں اختیار کریں وہ جداگانہ کاموں پر مقرر ہیں۔ بعضے جنت پر، بعضے دوزخ پر، بعضے آدمیوں کے عمل لکھنے پر، بعضے روزی پہنچانے پر، بعضے پانی برسانے پر، بعضے ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت بنانے پر، بعضے آدمیوں کی حفاظت پر، بعضے روح قبض کرنے پر، بعضے قبر میں سوال کرنے پر، بعضے عذاب پر، بعضے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار میں مسلمانوں کے درود وسلام پہنچانے پر، بعضے انبیاء کرام کے پاس وحی لانے پر۔

ملائکہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت عطا فرمائی ہے۔ وہ ایسے کام کر سکتے ہیں جسے لاکھوں آدمی مل کر بھی نہیں کر سکتے۔ ان میں چار فرشتے بہت عظمت رکھتے ہیں: حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام۔

سوالات

سوال...... کیا فرشتے دیکھنے میں آتے ہیں؟

جواب...... ہمیں تو نظر نہیں آتے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔ انبیاء انہیں ملاحظہ فرماتے ہیں، ان سے کلام ہوتا ہے۔ قبروں میں مردے بھی فرشتوں کو دیکھتے ہیں اور بھی جسے اللہ تعالیٰ چاہے دیکھ سکتا ہے۔

سوال...... ہر آدمی کے ساتھ ایک ہی فرشتہ عمر بھر اس کے عمل لکھا کرتا ہے یا کئی؟

جواب...... نیکی اور بدی کے لکھنے والے علیحدہ علیحدہ ہیں اور رات کے علیحدہ ہیں اور دن کے علیحدہ ہیں۔

سوال...... کل فرشتے کتنے ہیں؟

جواب...... بہت ہیں، ہمیں ان کی تعداد معلوم نہیں۔

تقدیر

دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ کرتے ہیں، نیکی بدی وہ سب اللہ کے علم ازلی کے مطابق ہوتا ہے۔ جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے اور اس کے پاس لکھا ہوا ہے۔

سوالات

سوال...... کیا تقدیر کے موافق کام کرنے پر آدمی مجبور ہے؟

جواب...... نہیں۔ بندہ کو اللہ تعالیٰ نے نیکی و بدی کرنے پر اختیار دیا ہے۔ وہ اپنے اختیار سے جو کچھ کرتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے یہاں لکھا ہوا ہے۔

موت اور قبر کا بیان

ہر شخص کی عمر مقرر ہے نہ اس سے گھٹے نہ بڑھے۔ جب وہ عمر پوری ہوجاتی ہے تو ملک الموت علیہ السلام اس کی جان نکال لیتے ہیں۔ موت کے وقت مرنے والے کے داہنے بائیں جہاں تک نظر جاتی ہے فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں۔ مسلمان کے پاس رحمت کے فرشتے، کافر کے پاس عذاب کے۔ مسلمانوں کی روح کو فرشتے عزت کے ساتھ لے جاتے ہیں، کافر کی روح کو عذاب کے فرشتے حقارت کے ساتھ لے جاتے ہیں۔ روحوں کے رہنے کیلئے مقامات مقرر ہیں۔ نیکوں کے علیحدہ، بدوں کے علیحدہ مگر وہ کہیں ہوں جسم سے ان کو تعلق باقی رہتا ہے۔ اس کی ایذا سے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ قبر پر آنے والوں کو دیکھتے ہیں۔ ان کی آواز سنتے ہیں۔ مرنے کے بعد روح کسی دوسرے بدن میں جاکر پھر نہیں پیدا ہوتی، یہ جاہلانہ خیال ہے اسی کو آواگون کہتے ہیں۔

موت یہی ہے کہ روح جسم سے جدا ہوجائے، لیکن جدا ہوکر وہ فنا نہیں ہوجاتی۔ دفن کے بعد قبر مردے کو دباتی ہے۔ جب دفن کرنے والے دفن کرکے واپس ہوجاتے ہیں تو مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے اس کے بعد دو فرشتے زمین چیرتے آتے ہیں، ان کی صورتیں ڈراونی، آنکھیں نیلی کالی، ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ وہ مردے کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں: (۱) تیرا ربّ کون ہے؟ (۲) تیرا دین کیا ہے؟ (۳) حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف اشارہ کرکے پوچھتے ہیں تو انکے حق میں کیا کہتا ہے؟ مسلمان جواب دیتا ہے' میرا ربّ اللہ ہے۔ میرا دین اسلام ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا۔ پھر اس کی قبر روشن اور فراخ کردی جاتی ہے۔ آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے۔ میرے بندے نے سچ کہا ہے۔ اس کیلئے جنتی فرش بچھاؤ۔ جنتی لباس پہناؤ۔ جنت کی طرف دروازے کھولو۔ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور فرشتے اس سے کہتے ہیں اب تو آرام کر۔

کافر ان سوالوں کا جواب نہیں دے سکتا اور ہر سوال کے جواب میں کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا۔ آسمان سے ندا کرنے والا ندا کرتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے، اس کیلئے آگ کا بچھونا بچھاؤ، آگ کا لباس پہناؤ اور دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو۔ اس سے دوزخ کی گرمی اور لپٹ آتی ہے۔ پھر اس پر فرشتے مقرر کردیئے جاتے ہیں جو لوہے کے بڑے بڑے گرزوں سے مارتے ہیں اور عذاب کرتے ہیں۔

سوالات

سوال...... آوا گون کو کون لوگ مانتے ہیں؟

جواب...... ہندو۔

سوال...... کیا قبر ہر مردے کو دَباتی ہے؟

جواب...... انبیائے کرام علیہم السلام مستثنیٰ ہیں۔ ان کے سوا سب مسلمانوں کو قبر دباتی ہے اور کافروں کو بھی، لیکن مسلمانوں کو دبانا شفقت کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ماں بچے کو سینے سے لگا کر چپٹائے اور کافر کو سختی سے، یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں۔

سوال...... کیا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن سے قبر میں سوال نہیں ہوتا؟

جواب...... ہاں۔ جن کو حدیث میں مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ جیسے انبیاء علیہم السلام، جمعہ اور رمضان میں مرنے والے مسلمان۔

سوال...... قبر میں عذاب فقط کافر پر ہوتا ہے یا مسلمان پر بھی؟

جواب...... کافر تو عذاب ہی میں رہیں گے اور بعضے مسلمان گنہگار پر بھی عذاب ہوتا ہے۔ مسلمانوں کے صدقات، دعا، تلاوتِ قرآن اور دوسرے ثواب پہنچانے کے طریقوں سے اس میں تخفیف ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے اس سے عذاب کو اٹھا دیتا ہے۔ بعض کے نزدیک مسلمان پر سے قبر کا عذاب جمعہ کی رات آتے ہی اٹھا دیا جاتا ہے۔

سوال...... جو مُردے دفن نہیں کیے جاتے، ان سے بھی سوال ہوتا ہے؟

جواب...... ہاں، خواہ وہ دفن کیا جائے نہ کیا جائے یا اسے کوئی جانور کھائے۔ ہر حال میں اسے سوال ہوتا ہے اور اگر قابل عذاب ہے تو عذاب بھی۔

حشر کا بیان

جیسے ہر چیز کی ایک عمر مقرر ہے اس کے پورے ہونے کے بعد وہ چیز فنا ہو جاتی ہے ایسے ہی دنیا کی بھی ایک عمر اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر ہے۔ اس کے پورا ہونے کے بعد دنیا فنا ہو جائیگی۔ زمین، آسمان، آدمی، جانور، کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ اس کو قیامت کہتے ہیں جیسے آدمی کے مرنے سے پہلے بیماری کی شدت، موت کے سکرات، نزع کی حالتیں ظاہر ہوتی ہیں ایسے ہی قیامت سے پہلے علامات ہیں۔

قیامت کی نشانیاں

قیامت کے آنے سے پہلے علم اُٹھ جائے گا عالم باقی نہ رہیں گے۔ جہالت پھیل جائے گی۔ بدکاری اور بے حیائی زیادہ ہوگی۔ عورتوں کی تعداد مردوں سے بڑھ جائیگی۔ بڑے دجال کے سوا تیس دجال اور ہوں گے ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کرے گا، باوجودیکہ حضور پرنور سیّدانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو چکی، ان میں سے بعضے دجال تو گزر چکے جیسے مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، مرزا علی محمد باب، مرزا علی حسین بہاء اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی۔ بعضے اور باقی ہیں وہ بھی ضرور ہوں گے۔ مال کی کثرت ہوگی۔ عرب میں کھیتی باغ نہریں ہو جائیں گی۔ دین پر قائم رہنا مشکل ہوگا۔ وقت بہت جلد گزرے گا۔ زکوٰۃ دینا لوگوں کو دشوار ہوگا۔ علم کو لوگ دنیا کیلئے پڑھیں گے۔ مرد عورتوں کی اطاعت کریں گے۔ ماں باپ کی نافرمانی زیادہ ہوگی۔ شراب نوشی عام ہو جائے گی۔ نا اہل سردار بنائے جائیں گے۔ نہر فرات سے سونے کا خزانہ کھلے گا۔ زمین اپنے دفینے اُگل دے گی۔ امانت غنیمت سمجھی جائے گی۔ مسجدوں میں شور مچیں گے۔ فاسق سرداری کریں گے۔ فتنہ انگیزوں کی عزت کی جائے گی۔ گانے بجانے کی کثرت ہوگی۔ پہلے بزرگوں پر لوگ لعن طعن کریں گے۔ کوڑے کی نوک اور جوتے کے تسمہ باتیں کریں گے۔ دجال اور دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے۔ آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

سوالات

سوال......دجّال کس کو کہتے ہیں؟اس کے نکلنے کا حال بیان فرمائیے۔

جواب......دجال مسیح کذاب کا نام ہے۔اس کی ایک آنکھ ہوگی وہ کانا ہوگا اوراس کی پیشانی پرک۔ا۔ف۔ر (یعنی کافر) لکھا ہوگا۔ ہر مسلمان اس کو پڑھے گا، کافر کو نظر نہ آئیگا وہ چالیس دن میں تمام زمین میں پھریگا۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہ ہوسکے گا۔ ان چالیس دِنوں میں پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا۔ دوسرا ایک مہینے کے برابر۔ تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن معمولی دنوں کے برابر ہوں گے۔ دجال خدائی کا دعویٰ کریگا اوراس کے ساتھ ایک باغ اور آگ ہوگی جس کا نام وہ جنت، دوزخ رکھے گا۔ جو اس پر ایمان لائے گا اس کو وہ اپنی جنت میں ڈالے گا جو حقیقت میں آگ ہوگی اور جو اس کا انکار کرے گا اس کو اپنی جہنم میں داخل کرے گا جو واقع میں آسائش کی جگہ ہوگی۔ بہت سے عجائبات دکھائے گا، زمین سے سبزہ اُگائے گا، آسمان سے مینھ برسائے گا، مُردے کو زندہ کرے گا۔ مومن صالح اس کی طرف متوجہ ہونگے اوران سے دجال کے سپاہی کہیں گے کیا تم ہمارے ربّ پر ایمان نہیں لاتے ؟ وہ کہیں گے میرے ربّ کے دلائل چھپے ہوئے نہیں ہیں پھر وہ ان کو پکڑ کر دجال کے پاس لے جائیں گے۔ وہ دجال کو دیکھ کر فرمائیں گے اے لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے۔ دجال کے حکم سے ان کو زدو کوب کیا جائیگا۔ پھر دجال کہے گا کیا تم میرے اوپر ایمان نہیں لاتے۔ وہ فرمائینگے تو مسیح کذاب ہے۔ دجال کے حکم سے ان کے جسم مبارک سر سے پاؤں تک چیر کر دو حصے کردیئے جائیں گے اور ان دونوں حصوں کے درمیان دجال چلے گا۔ پھر کہے گا اٹھو! تو وہ تندرست ہوکر اُٹھ کھڑے ہوں گے، تب ان سے دجال کہے گا، تم مجھ پر ایمان لاتے ہو وہ فرمائیں گے ہماری بصیرت اور زیادہ ہوگئی۔ اے لوگو! یہ دجال اب ہمارے بعد کسی کے ساتھ پھر ایسا نہیں کرسکتا۔ پھر دجال انہیں پکڑ کر ذبح کرنا چاہے گا اور اس پر قادر نہ ہوسکے گا۔ پھر ان کے دست و پا پکڑ کر اپنی جہنم میں ڈالے گا۔ لوگ گمان کریں گے کہ ان کو آگ میں ڈالا۔ مگر درحقیقت وہ آسائش کی جگہ ہوں گے۔

سوال.....دابۃ الارض کیا چیز ہے؟

جواب..... دابۃ الارض ایک عجیب شکل کا جانور ہے جو کوہ صفا سے ظاہر ہوکر تمام شہروں میں نہایت جلد پھرے گا۔ فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا۔ ہر شخص پر ایک نشانی لگائیگا۔ ایمان داروں کی پیشانی پر عصائے موسیٰ علیہ السلام سے ایک نورانی خط کھینچے گا۔ کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری سے کالی مہر کرے گا۔

سوال.....یاجوج ماجوج کون ہیں؟

جواب..... یہ یافث بن نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے فسادی گروہ ہیں۔ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ وہ زمین میں فساد کرتے تھے ایام ربیع میں نکلتے تھے۔ سبزہ ذرا نہ چھوڑتے تھے۔ آدمیوں کو کھا لیتے تھے۔ جنگل کے درندوں اور وحشی جانوروں، سانپوں، بچھوؤں کو کھا جاتے تھے۔ حضرت سکندر ذوالقرنین نے آہنی دیوار کھینچ کر ان کی آمد بند کردی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد جب آپ دجال کو قتل کرکے بحکم الٰہی مسلمانوں کو کوہِ طور پر لے جائیں گے اس وقت وہ دیوار توڑ کر نکلیں گے اور زمین میں فساد اُٹھائیں گے۔ قتل وغارت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہلاک کرے گا۔

سوال.....حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ حال بیان فرمائیے۔

جواب.....حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ اللہ ہیں۔ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل میں سے حسنی سیّد ہوں گے۔ جب دنیا میں کفر پھیل جائے گا اور اسلام حرمین شریفین کی طرف سمٹ جائے گا۔ اولیاء وابدال وہاں کو ہجرت کر جائیں گے۔ ماہِ رمضان میں ابدال کعبہ شریف کے طواف میں مشغول ہوں گے، وہاں اولیاء حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان کر ان سے بیعت کی درخواست کریں گے آپ انکار فرمائیں گے۔ غیب سے ندا آئے گی:

هذا خليفة الله المهدى فاسمعوا له واطيعوا

یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں اور ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔

لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت کریں گے وہاں سے مسلمانوں کو ساتھ لے کر شام تشریف لے جائیں گے۔ آپ کا زمانہ بڑی خیروبرکت کا ہوگا۔ زمین عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔

سوال...... حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کا مختصر حال بیان کیجئے۔

جواب...... جب دجال کا فتنہ انتہا کو پہنچ چکے گا اور وہ ملعون تمام دنیا میں پھر کر ملک شام میں جائے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر شریعتِ محمدیہ کے حاکم اور امام عادل مجدد ملت ہوکر نزول فرمائیں گے۔ آپ کی نظر جہاں تک جائے گی وہاں تک آپ کی خوشبو پہنچے گی اور آپ کی خوشبو سے دجال پگھلنے لگے گا اور بھاگ جائے گا۔ آپ دجال کو بیت المقدس کے قریب مقام لُد میں قتل کریں گے۔ ان کا زمانہ بڑی خیر و برکت کا ہوگا۔ مال کی کثرت ہوگی۔ زمین اپنے خزانے نکال کر باہر کرے گی۔ لوگوں کو مال سے رغبت نہ رہے گی۔ یہودیت نصرانیت اور تمام باطل دینوں کو آپ مٹا ڈالیں گے۔ آپ کے عہد مبارک میں ایک دین ہوگا 'الاسلام'۔ تمام کافر ایمان لے آئینگے اور ساری دنیا اہلسنّت ہوگی۔ امن وامان کا یہ عالم ہوگا کہ شیر بکری ایک ساتھ چریں گے۔ بچے سانپوں سے کھیلیں گے۔ بغض وحسد کا نام ونشان نہ رہے گا۔ جس وقت آپ کا نزول ہوگا فجر کی جماعت کھڑی ہورہی ہوگی آپ کو دیکھ کر امام آپ سے امامت کی درخواست کریں گے۔ آپ انہیں کو آگے بڑھائیں گے اور حضرت امام مہدی کے پیچھے نماز ادا فرمائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضور سیّد الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان وصفت اور آپ کی اُمت کی عزت وکرامت دیکھ کر اُمتِ محمدی میں داخل ہونے کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور آپ کو وہ بقا عطا فرمائی کہ آخر زمانہ اُمتِ محمدیہ کے امام ہوکر نزول اجلال فرمائیں۔ آپ نزول کے بعد برسوں دنیا میں رہیں گے۔ نکاح کریں گے پھر وفات پاکر حضور سیّد الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں دفن ہوں گے۔

سوال...... آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے اور دروازہ توبہ کے بند ہونے کی کیفیت بیان فرمائیے۔

جواب...... روزانہ آفتاب بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کرکے اِذن چاہتا ہے۔ اذن ہوتا ہے تب طلوع کرتا ہے۔ قربِ قیامت جب دابۃ الارض نکلے گا۔ حسبِ معمول آفتاب سجدہ کرکے طلوع کی اجازت چاہے گا، اجازت نہ ملے گی اور حکم ہوگا کہ واپس جا۔ تب آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اور نصف آسمان تک آکر لوٹ جائے گا اور جانبِ مغرب غروب کرے گا۔ اس کے بعد بدستور مشرق سے طلوع کیا کرے گا۔ آفتاب کے مغرب سے طلوع کرتے ہی توبہ کا دروازہ بند کردیا جائے گا۔ پھر کسی کا ایمان لانا مقبول نہ ہوگا۔

سوال......قیامت کب قائم ہوگی؟

جواب......اس کا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ہمیں اس قدر معلوم ہے کہ جب یہ سب علامتیں ہوچکیں گی اور روئے زمین پر کوئی اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا باقی نہ رہے گا، تب حضرت اسرافیل علیہ السلام بحکم الٰہی صور پھونکیں گے اس کی آواز اوّل اوّل تو بہت نرم ہوگی اور دم بہ دم بلند ہوتی جائے گی۔ لوگ اس کو سنیں گے اور بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے، مرجائیں گے، زمین و آسمان اور تمام جہان فنا ہوجائے گا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ کرے گا اور دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ صور پھونکتے ہی پھر سب کچھ موجود ہوجائے گا، مردے قبروں سے اُٹھیں گے، نامہ اعمال ان کے ہاتھوں میں دے کر محشر میں لائے جائیں گے۔ وہاں جزا اور حساب کیلئے منتظر کھڑے ہوں گے۔ آفتاب نہایت تیزی اور سروں سے بہت قریب بقدر ایک میل ہوگا۔ شدتِ گرمی سے بھیجے کھولتے ہوں گے۔ کثرت سے پسینہ آئے گا۔ کسی کے ٹخنے تک، کسی کے گھٹنے تک، کسی کے گلے تک، کسی کے منہ تک مثل لگام کے۔ ہر شخص کے حسب حال و اعمال ہوگا، پھر پسینہ بھی نہایت بدبودار۔ اس حالت میں طویل عرصہ گزر جائے گا۔ پچاس ہزار سال کا تو وہ دن ہوگا اور اسی حالت میں آدھا گزر جائے گا۔ لوگ سفارشی تلاش کریں گے جو اس مصیبت سے نجات دلائے اور جلد حساب شروع ہو۔ تمام انبیاء کرام کے پاس حاضری ہوگی لیکن کار براری نہ ہوگی، آخر میں حضور پُر نور، شافع یوم النشور، سیّد الانبیاء، رحمتِ عالم، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور میں فریاد لائیں گے اور شفاعت کی درخواست کرینگے۔ حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائینگے انا لھا میں اس کیلئے موجود ہوں۔ یہ فرما کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بارگاہِ الٰہی میں سجدہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا یا محمد ارفع راسك قل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! سجدے سے سر اُٹھایئے بات کہیے سنی جائے گی۔ شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک شفاعت تو تمام اہل محشر کیلئے ہے جو شدت ہول اور طول وخوف سے فریاد کر رہے ہوں گے اور یہ چاہتے ہوں گے کہ حساب فرما کر ان کیلئے حکم دے دیا جائے۔ اب حساب شروع ہوگا۔ میزان عمل میں اعمال تولے جائیں گے۔ اعمال نامے ہاتھوں میں ہونگے اپنے ہی ہاتھ، پاؤں، بدن کے اعضاء اپنے خلاف گواہیاں دینگے۔ زمین کے جس حصہ پر کوئی عمل کیا تھا وہ بھی گواہی دینے کو تیار ہوگا۔ عجب پریشانی کا وقت ہوگا۔ کوئی یار نہ غمگسار نہ بیٹا باپ کے کام آسکے گا نہ باپ بیٹے کے۔ اعمال کی پرسش ہے زندگی بھر کا کیا ہوا سب سامنے ہے، نہ گناہ سے مکر سکتا ہے نہ کہیں سے نیکیاں مل سکتی ہیں۔ اس بیکسی کے وقت میں دستگیر بے کساں حضور پرنور محبوب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کام آئیں گے اور اپنے نیاز مندوں کی شفاعت فرمائیں گے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعتیں کئی طرح کی ہوں گی۔ بہت لوگ تو آپ کی شفاعت سے بے حساب داخل جنت ہوں گے اور بہت لوگ جو دوزخ کے مستحق ہوں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے دخول دوزخ سے بچیں گے اور جو گنہگار مومن دوزخ میں پہنچ چکے ہوں گے وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائینگے۔ اہل جنت بھی آپ کی شفاعت سے فیض پائیں گے۔ ان کے درجات بلند کئے جائیں گے۔ باقی انبیاء ومرسلین وصحابہ وشہداء وعلماء اور اولیاء اپنے اپنے متوسلین کی شفاعت کریں گے۔ لوگ علماء کو اپنے تعلقات یاد دلائیں گے۔ اگر کسی نے عالم کو دنیا میں وضو کیلئے پانی لاکر دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دلا کر شفاعت کی درخواست کرے گا اور وہ اس کی شفاعت کریں گے۔

سوال......محشر کے اہوال، آفتاب کی نزدیکی سے بھیجے کھولنے، بدبودار پسینوں کی تکالیف اور ان مصیبتوں میں ہزار ہا برس کی مدت تک مبتلا اور سرگرداں رہنے کا جو بیان فرمایا، یہ سب کیلئے ہے یا اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے اس سے مستثنیٰ بھی ہیں؟

جواب......ان احوال میں سے کچھ بھی انبیاء کرام، صحابہ اور اولیاء و اتقیاء صلحاء کو نہ پہنچے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے ان سب آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ ہوں گے۔ قیامت کا پچاس ہزار برس کا دن جس میں نہ ایک لقمہ کھانے کو میسر ہوگا، نہ ایک قطرہ پینے کو، نہ ایک جھونکا ہوا کا، اوپر سے آفتاب کی گرمی بھون رہی ہوگی، نیچے زمین کی تپش، اندر سے بھوک کی آگ لگی ہوگی، پیاس سے گردنیں ٹوٹ جاتی ہوں گی، سالہا سال کی مدت، کھڑے کھڑے بدن کیسا دکھا ہوا ہوگا، شدت خوف سے دل پھٹے جاتے ہوں گے، انتظار میں آنکھیں اٹھی ہوں گی، بدن کا پرزہ پرزہ لرزتا کانپتا ہوگا۔ وہ طویل دن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے خاص بندوں کیلئے ایک فرض نماز کے وقت سے زیادہ ہلکا اور آسان ہوگا۔

والحمد للہ ربّ العالمین فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الرّحمین

حساب کا بیان

حساب حق ہے۔ بندوں کے اعمال کا حساب ہوگا، میزان قائم کی جائیگی، عمل تولے جائیں گے، نیک بھی بد بھی، کافروں کے بھی، مومنوں کے بھی اور بعضے اللہ تعالی کے بندے ایسے بھی ہوں گے، جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ ہر شخص کو اس کا نامہ اعمال دیا جائے گا جو فرشتوں نے لکھا تھا۔ نیکیوں کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں ہوں گے اور بدوں کے بائیں میں۔

صراط

جہنم کے اوپر ایک پُل ہے اس کو صراط کہتے ہیں، وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ سب کو اس پر سے گزرنا ہے۔ جنت کا یہی راستہ ہے۔ اس پل پر گزرنے میں لوگوں کی حالت جداگانہ ہوگی۔ جس درجہ کا شخص ہوگا اس کیلئے ایسی ہی آسانی یا دُشواری ہوگی۔ بعضے تو یوں گزر جائیں گے جیسے بجلی کوندگئی ابھی ادھر تھے ابھی ادھر پہنچے۔ بعض گرتے پڑتے لرزتے لنگڑاتے اور بعضے جہنم میں گر جائیں گے۔ کفار کیلئے بڑی حسرت کا وقت ہوگا۔ جب وہ پل سے گزر نہ سکیں گے اور جہنم میں گر پڑیں گے اور ایمان داروں کو دیکھیں گے کہ وہ اس پل پر بجلی کی طرح گزر گئے یا تیز ہوا کی طرح اُڑ گئے یا تیز رفتار گھوڑے کی طرح دوڑ گئے۔

حوض کوثر

یہ ایک حوض ہے جس کی تہ مشک کی ہے، یاقوت اور موتیوں پر جاری ہے، دونوں کنارے سونے کے ہیں اور ان پر موتیوں کے قبے نصب ہیں۔ اس کے برتن (کوزے) آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں۔ اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ شیریں، مشک سے زیادہ خوشبودار، جو ایک مرتبہ پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اللہ تعالی نے یہ حوض اپنے حبیب مکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو عطا فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اس سے اپنی اُمت کو سیراب فرمائیں گے۔ اللہ تعالی ہمیں بھی نصیب فرمائے۔ آمین

سوالات

سوال.....حساب کے بعد آدمی کہاں جائیں گے؟

جواب.....مسلمان جنت میں اور کافر دوزخ میں۔

سوال.....کیا سب مسلمان جنت میں جائیں گے اور سب کافر دوزخ میں، اور یہ دونوں جنت و دوزخ میں کتنا عرصہ رہیں گے؟

جواب.....نیک مسلمان اور گنہگار مسلمان جن کے گناہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت سے بخش دے وہ سب کے سب جنت میں رہیں گے اور بعض گنہگار مسلمان جو دوزخ میں جائیں گے وہ بھی جتنا عرصہ اللہ تعالیٰ چاہے دوزخ کے عذاب میں مبتلا رہ کر آخر کار نجات پائیں گے۔ اور کافر سب کے سب جہنم میں جائیں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

سوال.....کیا جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں یا پیدا کی جائیں گی؟

جواب.....جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور ہزاروں برس سے موجود ہیں۔

جنت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے سوا دو عظیم الشان دار پیدا کئے ہیں۔ ایک دارالنعیم اس کا نام جنت ہے اور ایک دار العذاب جس کو دوزخ کہتے ہیں۔

جنت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایمان دار بندوں کیلئے انواع واقسام کی ایسی نعمتیں جمع فرمائی ہیں جن تک آدمی کا وہم وخیال نہیں پہنچتا نہ ایسی نعمتیں کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کسی کان نے سنیں نہ کسی دل میں ان کا خطرہ ہوا۔ ان کا وصف پوری طرح بیان میں نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ عطا فرمائے تو وہیں ان کی قدر معلوم ہوگی۔ جنت کی وسعت کا یہ بیان ہے کہ اس میں سو درجے ہیں۔ ہر درجے سے دوسرے درجے تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان۔

اگر تمام جہان ایک درجہ میں جمع ہو تو ایک درجہ سب کیلئے کفایت کرے، دروازے اتنے وسیع کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہے۔ جنت میں صاف شفاف چمکدار سفید موتیوں کے بڑے بڑے خیمے نصب ہیں ان میں رنگا رنگ عجیب وغریب نفیس فرش ہیں۔ ان پر یاقوتِ سرخ کے ممبر ہیں۔ شہد وشراب کی نہریں جاری ہیں۔ ان کے کناروں پر مرصع تخت بچھے ہیں۔ پاکیزہ صورت ولباس والے غلمان وخدام کے انبوہ ہیں جو ہر وقت خدمت کیلئے تیار ہیں۔ نیک خوبرو حسین وجمیل حوریں جن کے حسن کی چمک دنیا میں ظاہر ہو تو اس کے مقابل آفتاب کا نور پھیکا پڑ جائے۔ ان نازنینوں کے بدن غایت خوبی سے ایسے معلوم ہوتے ہیں گویا یاقوت ومرجان کے بنے ہوئے ہیں۔ جب وہ ناز کے ساتھ خراماں ہوتی ہیں تو ہزار ہا نور پیکر خدام ان کے آنچل اُٹھائے چلتے ہیں۔ ان کے ریشمی لباس کی چمک دمک نگاہوں کو جھپکاتی اور دیکھنے والوں کو متحیر بناتی ہیں مروارید ومرجان کے مرصع تاج ان کے زیب سر ہیں۔ ان کا رنگ ڈھنگ، ان کی ناز وادا، ان کے جواہرات کو شرمادینے والے صاف چمکدار اور عطر بیز بدن اہل جنت کیلئے کیسے فرحت انگیز ہیں۔ اس سے پہلے کسی انس وجن نے ان حوروں کو چھوا تک نہیں، پھر یہ حسن دلکش دنیا کے حسن کی طرح خطرے میں نہیں کہ جوانی کا رنگ وروپ بڑھاپے میں رُخصت ہو جائے وہاں نہ بڑھاپا ہے نہ اور کوئی زوال ونقصان۔ جنت کے چمنستانوں کے درمیان یاقوت کے قصور وایوان بنائے گئے ہیں ان میں یہ حوریں جلوہ گر ہیں۔ موتی کی طرح چمکتے خادم ان کے اور جنتیوں کے پاس بہشتی نعمتوں کے جام اور ساغر لئے دورے کر رہے ہیں۔ پروردگار کریم کی طرف سے دم بدم انواع واقسام کے تحفے اور ہدیئے پہنچتے ہیں دائمی زندگی عیش مدام عطا کیا گیا۔ ہر خواہش بے درنگ پوری ہوتی ہے۔ دل میں جس چیز کا خیال آیا وہ فوراً حاضر۔ کسی قسم کا خوف وغم نہیں۔ ہر ساعت ہر آن نعمتوں میں ہیں۔ جنتی نفیس ولذیذ غذائیں، لطیف میوے کھاتے ہیں۔ بہشتی نہروں سے نورانی پیالے بھر کر وہ جام پیش کرتے ہیں جن سے آفتاب شرمائے۔ ایک منادی اہل جنت کو ندا کرے گا اے بہشت والو! تمہارے لئے صحت ہے، کبھی بیمار نہ ہوگے، تمہارے لئے حیات ہے کبھی نہ مروگے، تمہارے لئے جوانی ہے بوڑھے نہ ہوگے، تمہارے لئے نعمتیں ہیں کبھی محتاج نہ ہوگے، تمام نعمتوں سے بڑھ کر سب سے پیاری دولت حضرت ربّ العزت جل جلالہٗ کا دیدار ہے۔ جس سے اہل جنت کی آنکھیں بہرہ یاب ہوتی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی میسر فرمائے۔ آمین ثم آمین

دوزخ کا بیان

قیامت کی مصیبتیں جھیل کرابھی لوگ اس کی کرب ودہشت میں ہوں گے اوراچانک ان کواندھیریاں گھیرلیں گی اورلپٹ مارنے والی آگ ان پر چھا جائے گی اوراس کے غیظ وغضب کی آواز سننے میں آئے گی۔ اس وقت بدکاروں کوعذاب کا یقین ہوگا اور لوگ گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے۔اورفرشتے ندا کریں گے کہاں ہےفلاں کا بیٹا جس نے دنیا میں لمبی اُمیدیں باندھ کراپنی زندگی کو بدکاری میں ضائع کیا۔ اب یہ ملائکہ ان لوگوں کو آہنی گرزوں سے ہنکاتے دوزخ میں لے جائیں گے۔ یہ ایک دار ہے جوظالموں سرکشوں کے عذاب کیلئے بنایا گیا ہے۔اس میں گھپ اندھیرااورتیز آگ ہے۔کافراس میں ہمیشہ رکھے جائیں گےاور آگ کی تیزی دم بدم زیادتی کرے گی، پینے کوانہیں گرم پانی ملے گااوراس قدرگرم کہ جس سے منہ پھٹ جائے اوراوپر کا ہونٹ سکڑ کرآدھے سرتک پہنچے اور نیچے کا پھٹ کرلٹک آئے۔ان کی قرارگاہ جہنم ہے۔ ملائکہ ان کو ماریں گے۔ ان کی آرزو ہوگی کہ وہ کسی طرح ہلاک ہوجائیں اور ان کی رہائی کی کوئی صورت نہ ہوگی۔ قدم پیشانیوں سے ملاکر باندھ دیئے جائیں گے۔ گناہوں کی سیاہی سے منہ کالے ہوں گے جہنم کے اطراف وجوانب شور مچاتے اورفریاد کرتے ہوں گے کہ اے مالک! عذاب کا وعدہ ہم پر پورا ہوچکا۔اے مالک! لوہے کے بوجھ نے ہمیں چکنا چور کردیا۔اے مالک! ہمارے بدنوں کی کھالیں جل گئیں۔ اے مالک! ہم کواس دوزخ سے نکال، ہم پھرایسی نافرمانی نہ کرینگے۔فرشتے کہیں گے دورہواب امن نہیں اوراس ذلت کے گھر سے رہائی نہ ملے گی اسی میں ذلیل پڑے رہواور ہم سے بات نہ کرو۔اس وقت ان کی اُمیدیں ٹوٹ جائیں گی اوردنیا میں جوکچھ سرکشی وہ کرچکے ہیں اس پرافسوس کرینگےلیکن اس وقت عذرندامت کچھ کام نہ آئے گا،افسوس کچھ فائدہ نہ دے گا بلکہ وہ ہاتھ پاؤں باندھ کرچہروں کے بل آگ میں دھکیل دیئے جائینگے ان کے اوپر بھی آگ ہوگی، نیچے بھی آگ، داہنے بھی آگ، بائیں بھی آگ، آگ کے سمندر میں ڈوبے ہوں گے۔ کھانا آگ پینا آگ، پہناوا آگ، بچھونا آگ، ہرطرف آگ ہی آگ ہے۔

اس پرگرزوں کی ماراور بھاری بیڑیوں کا بوجھ،آگ انہیں اس طرح کھولائے گی جس طرح ہانڈیاں کھولتی ہیں۔وہ شور مچائیں گے ان کے سر پرکھولتا ہواپانی ڈالا جائیگا ان کے پیٹ کی آنتیں اور بدنوں کی کھالیں پگھل جائیں گی۔لوہے کے گرز مارے جائیں گے جس سے پیشانیاں پچ جائیں گی۔ مونہوں سے پیپ جاری ہوگی، پیاس سے جگرکٹ جائیں گے، آنکھوں کے ڈھلے بہہ کر رُخساروں پرآپڑیں گے، رخساروں کے گوشت گرجائیں گے، ہاتھ پاؤں کے بال اورکھال گرجائیں گے اور نہ مریں گے۔

چہرے جل بھن کر کالے کوئلے ہوجائیں گے، آنکھیں اندھی اور زبانیں گونگی ہوجائیں گی۔ پیٹھ ٹیڑھی ہوجائے گی، ناکیں اور کان کٹ جائیں گے، کھال پارہ پارہ ہوجائے گی، ہاتھ گردن سے ملاکر باندھ دیئے جائیں گے اور پاؤں پیشانی سے۔ آگ پر منہ کے بل چلائے جائیں گے اور لوہے کے کانٹوں پر آنکھ کے ڈھیلوں سے راہ چلیں گے۔ آگ کی لپٹ بدن کے اندر سرایت کرجائے گی اور دوزخ کے سانپ بچھو بدن پر لپٹے ڈستے کاٹتے ہوں گے۔ یہ مختصر حال ہے جو باجمال ذکر کیا گیا۔ حدیث شریف میں ہے دوزخ میں ستر ہزار وادیاں ہیں۔ ہر وادی میں ستر ہزار گھاٹیاں ہیں۔ ہر گھاٹی میں ستر ہزار اژدھے اور ستر ہزار بچھو ہیں۔ ہر کافر ومنافق کو ان گھاٹیوں اور وادیوں میں پہنچنا ضرور ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، حزن سے پناہ مانگو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حزن کیا ہے؟ فرمایا جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم بھی روزانہ ستر ہزار بار پناہ مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے غضب وعذاب سے پناہ دے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو اپنے عفو وکرم سے بخشے۔ آمین

جب تمام جنتی جنت میں پہنچ لیں گے اور دوزخ میں فقط وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ وہاں رہنا ہے۔ اس وقت جنت اور دوزخ کے درمیان مینڈھے کی شکل میں موت لائی جائے گی اور تمام بہشتیوں اور دوزخیوں کو دکھا کر ذبح کردی جائے گی اور فرمادیا جائے گا کہ اے اہل جنت! تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ جنت اور اس کی نعمتیں۔ اے اہل دوزخ! تمہارے لئے ہمیشہ ہمیشہ عذاب ہے۔ موت ذبح کردی گئی۔ اب ہمیشہ کی زندگی ہے۔ اب ہلاکت وفنا نہیں۔ اس وقت اہل جنت کے فرح وسرور کی نہایت نہ ہوگی، اسی طرح دوزخیوں کے رنج وغم کی۔

ایمان کا بیان

وہ تمام اُمور جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے اور جن کی نسبت یقینی معلوم ہے یہ دین مصطفیٰ ہے، ان سب کی تصدیق کرنا اور دل سے ماننا ایمان ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، تمام انبیاء کرام کی نبوت، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا۔ یعنی یہ اعتقاد کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب میں آخری نبی ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ اسی طرح حشر ونشر، جنت ودوزخ وغیرہ کا اعتقاد اور زبان سے اقرار بھی ضروری ہے۔ مگر حالتِ اکراہ میں جبکہ خوف جان ہو اس وقت اگر تصدیق میں کچھ خلل نہ آئے تو وہ شخص مومن ہے۔ اگر چہ اس کو بحالتِ مجبوری زبان سے کلمہ کفر کہنا پڑا ہو مگر بہتر یہی ہے کہ ایسی حالت میں بھی کلمہ کفر زبان پر نہ لائے۔ گناہِ کبیرہ کرنے سے آدمی کافر اور ایمان سے خارج نہیں ہوتا۔ شرک وکفر کبھی نہ بخشے جائینگے اور مشرک وکافر کی ہرگز مغفرت نہ ہوگی۔ ان کے سوا اللہ تعالیٰ جس گنہگار کو چاہے گا اپنے مقربوں کی شفاعت سے یا محض اپنے کرم سے بخش دے گا۔ شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو اللہ یا مستحقِ عبادت سمجھے۔ اور کفر یہ ہے کہ ضروریاتِ دین یعنی وہ اُمور جن کا دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہونا بہ یقین معلوم ہے، ان میں سے کسی کا انکار کرے۔

بعضے افعال بھی تکذیب وانکار کی علامات ہیں ان پر بھی حکم کفر دیا جاتا ہے جیسے زنار پہننا، قشقہ لگانا وغیرہ ہر مشرک کافر ہے۔ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور مسلمان کتنا بھی گنہگار ہو کبھی نہ کبھی ضرور نجات پائے گا۔ اِن شاءَ اللہ تعالیٰ

انبیاء علیہم السلام کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جنہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بے تامل تصدیق کی اور جو مردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں۔ آپ کا اسم مبارک عبد اللہ بن قحافہ ہے۔ آپ کا رنگ گورا جسم چھریرا رُخسار سُتے ہوئے۔ آنکھیں حلقہ دار پیشانی اُبھری ہوئی تھی۔ آپ کے والدین، بیٹے اور پوتے سب صحابی ہیں اور یہ فضیلت صحابہ میں کسی کو حاصل نہیں۔ عام الفیل سے دو برس چار ماہ بعد مکہ مکرمہ میں آپ کی ولادت ہوئی۔ اپنی عمر شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مفارقت کبھی گوارا نہ کی۔ آپ کے بہت فضائل ہیں۔ احادیث میں بہت تعریفیں آئی ہیں۔ آپ کا لقب صدیق وعتیق ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء ومرسلین کے بعد ابوبکر صدیق سے افضل کوئی شخص نہیں ہے جس پر آفتاب طلوع وغروب ہوا ہو۔ یعنی جب سے آفتاب کا طلوع وغروب ہے اور جب تک رہے گا اس تمام زمانہ میں انبیاء ومرسلین کے سوا کسی شخص نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر فضل وشرف نہیں پایا۔

آخر جمادی الاخری ۱۳ ہجری شب سہ شنبہ مدینہ منورہ میں مغرب وعشاء کے درمیان تریسٹھ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کی خلافت دو سال چار ماہ رہی۔

آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے اور وہ باقی سب سے افضل ہیں۔ آپ کا نام نامی عمر بن خطاب لقب فاروق کنیت ابوحفص ہے۔ آپ نبوت کے چھٹے سال چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد ایمان لائے اور آپ کے اسلام لانے کے بعد سے اسلام کا غلبہ شروع ہوا۔ آپ دوسرے خلیفہ ہیں۔ سب سے پہلے آپ ہی کا لقب امیر المومنین ہوا۔ آپ کا رنگ سفید سرخی مائل قامت دراز۔ چشم مبارک سرخ۔ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد خلیفہ ہوئے۔

آپ کے عہد میں بہت فتوحات ہوئیں۔ آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ آپ نے مدینہ طیبہ میں آخری ذی الحجہ ۲۳ ہجری میں ساڑھے دس سال خلافت کر کے بعمر ۶۳ سال شہادت پائی۔

آپ کے بعد خلیفہ سوم حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مرتبہ ہے۔ آپ کا اسم مبارک عثمان بن عفان ہے۔ آپ کا رنگ گورا جلد نازک چہرہ حسین سینہ چوڑا داڑھی بڑی تھی۔ آپ یکم محرم ۲۴ ہجری کو خلیفہ بنائے گئے۔ آپ سخا و حیا میں مشہور ہیں اور آپ کے فضائل میں بکثرت حدیثیں مروی ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہزادیاں حضرت رُقیہ وحضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آئیں اسی وجہ سے آپ کو ذوالنورین کہتے ہیں۔ آپ قریب بارہ سال کے خلافت فرما کر مدینہ طیبہ میں بعمر ۸۲ سال ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں شہید ہوئے۔

آپ کے بعد باقی سب سے افضل، خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ کا اسم مبارک علی اور کنیت ابوالحسن وابوتراب۔ نوعمر میں آپ سب سے پہلے اسلام لائے۔ اسلام لانے کے وقت آپ کی عمر شریف پندرہ یا سولہ سال یا اس سے کچھ کم وزیادہ تھی۔ آپ کا رنگ گندمی آنکھیں بڑی۔ قد مبارک غیر طویل، داڑھی چوڑی اور سفید تھی۔ آپ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن خلیفہ بنائے گئے۔ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہزادی خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے نکاح میں آئیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔ آپ نے ۲۱ رمضان ۴۰ ہجری کو چار سال نو مہینے چند روز خلافت فرما کر بعمر تریسٹھ سال شہادت پائی۔

عشرہ مبشرہ

سرکارِ دوعالم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دس اصحاب وہ ہیں جن کے بہشتی ہونے کی دنیا میں خبر دے دی گئی ان کو عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔ ان میں چار تو یہی خلفاء ہیں، جن کا ذکر ابھی گزرا۔ باقی حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں...... حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

احادیث میں بعض اور صحابہ کو بھی جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ چنانچہ خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں وارد ہے کہ وہ جنت کی بیبیوں کی سردار ہیں اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وارد ہے کہ وہ جوانانِ بہشت کے سردار ہیں۔

اسی طرح اصحابِ بدر اور اصحابِ بیعت الرضوان کے حق میں بھی جنت کی بشارتیں ہیں۔

امامت کا بیان

مسلمانوں کیلئے ایک ایسا امام ضروری ہے جو ان میں شرع کے احکام جاری کرے، حدیں قائم کرے، لشکر ترتیب دے، صدقات وصول کرے، چوروں، لٹیروں، حملہ آوروں کو مغلوب کرے، جمعہ عیدین قائم کرے، مسلمانوں کے جھگڑے کاٹے، حقوق پر جو گواہیاں قائم ہوں وہ قبول کرے، ان یکس یتیموں کے نکاح کرے جن کے ولی نہ رہے ہوں اور ان کے سوا وہ کام انجام دے جن کو ہر ایک آدمی انجام نہیں دے سکتا۔

امام کیلئے ضروری ہے کہ وہ ظاہر ہو چھپا ہوا نہ ہو۔ ورنہ وہ کام انجام نہ دے سکے گا جن کیلئے امام کی ضرورت ہے۔ یہ بھی لازم ہے کہ امام قرشی ہو، قرشی کے سوا اور کی امامت جائز نہیں۔ امام کیلئے ضروری ہے کہ وہ مسلمان مرد، آزاد، عاقل، بالغ اور اپنی رائے و تدبیر اور شوکت وقوت سے مسلمانوں کے اُمور میں تصرف کر سکتا ہو، یعنی صاحب سیاست ہو اور اپنے علم، عدل اور شجاعت و بہادری سے احکام نافذ کرنے اور دار الاسلام کے حدود کی حفاظت اور ظالم و مظلوم کے انصاف پر قادر ہو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام صحابہ متقی و پرہیز گار ہیں۔ ان کا ذکر ادب ومحبت اور تعظیم و توقیر کے ساتھ لازم ہے۔ ان میں سے کسی کیساتھ بدعقیدگی یا کسی کی شان میں بدگوئی انتہا درجہ کی بدنصیبی اور گمراہی ہے۔ وہ فرقہ نہایت بدبخت اور بددین ہے جو صحابہ کرام پر لعن طعن کو اپنا مذہب بنائے۔ ان کی عداوت کو ثواب کا ذریعہ سمجھے۔

صحابہ کی بڑی شان ہے ان کی ایذا سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا ہوتی ہے۔ کوئی ولی، کوئی غوث، کوئی قطب مرتبہ میں کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ تمام صحابہ کرام جنتی ہیں۔ روزِ محشر فرشتے ان کا استقبال کریں گے۔

اولیاء اللہ

اللہ کے وہ مقبول بندے جو اس کی ذات وصفات کے عارف ہوں اس کی اطاعت وعبادت کے پابند رہیں، گناہوں سے بچیں، انہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنا قربِ خاص عطا فرمائے، ان کو اولیاء اللہ کہتے ہیں۔

ان سے عجیب وغریب کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں مثلاً آن کی آن میں مشرق سے مغرب میں پہنچ جانا، پانی پر چلنا، ہوا میں اُڑنا، جمادات وحیوانات سے کلام کرنا، بلائیں دفع کرنا، دور دراز کے حالات کا ان پر منکشف ہونا، اولیاء کی کرامتیں درحقیقت ان انبیاء کرام کے معجزات ہیں جن کے وہ اُمتی ہوں، اولیاء کی محبت دارین کی سعادت اور رضائے الٰہی کا سبب ہے۔

ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ مخلوق کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ان کی دعاؤں سے خلق فائدہ اُٹھاتی ہے۔ ان کے مزاروں کی زیارت، ان کے عرسوں کی شرکت سے برکات حاصل ہیں۔ ان کے وسیلے سے دعا کرنا کامیابی ہے۔

مرنے کے بعد مُردوں کو صدقہ، خیرات، تلاوت قرآن شریف، ذکر الٰہی، دعا سے فائدہ ہوتا ہے۔ ان سب چیزوں کا فائدہ پہنچتا ہے۔ اسی لئے فاتحہ اور گیارہویں وغیرہ مسلمانوں میں قدیم زمانہ سے رائج ہے اور صحیح احادیث سے یہ اُمور ثابت ہیں۔ ان کا منکر گمراہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ایمان کامل پر زندہ رکھے اور اسی پر اُٹھائے۔ اپنے محبوبوں کی محبت عطا فرمائے اور دشمنوں سے بچائے۔

آمین بِجَاہِ طٰہٰ و یٰسٓ

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمّد و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و اولیاء امتہٖ اجمعین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

یا حی یا قیوم برحمتک استغیث